مسٹر طاہر القادری کے الہامات اور شیطانی وساوس

علامہ محمد بشیر القادری

جناب طاہر صاحب کے جو ارشادات گزشتہ کئی سال سے شائع ہوتے اور اپنے والدِ گرامی کے بارے میں قومی ڈائجسٹ صفحہ ۳۸ میں جو تحریر فرمایا۔ اُن کے خوابوں کی داستان ویڈیو کیسٹ میں ریکارڈ ہوئی۔ ان سے ان کی شخصیت کے نفسیاتی اور سماجی مطالعے میں بڑی مدد مل سکتی ہے ویسے تو اخبارات و رسائل اور کیسٹوں میں جو تقریریں یا تحریریں شائع ہوئی ہیں تقریباً سننے پڑھنے والے تمام جانتے ہیں۔ طاہر صاحب کے خیالات اگر نہ چھاپے جاتے تو اُن کی شخصیت کے مختلف گوشے کھل کر سامنے نہ آتے۔ وہ اپنے والدِ گرامی کے بارے میں جو تحریر فرماتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اپنے والد سے ہر ایک کو محبت ہوتی ہے۔ یہ ایک فطری چیز ہے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کوئی بُری بات نہیں اس پر کوئی انگشت نمائی کی گنجائش نہیں۔ لیکن طاہر صاحب کی چند باتوں نے ایسا چونکا دیا ہے کہ عدیم الفرصتی کے باوجود راقم چند گزارشات پیش کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔

۱۔ طاہر صاحب موصوف نے اپنے والد صاحب کے فضائل و مناقب کے بیان میں افراط و غلو کا ایسا مظاہرہ کیا ہے جو کسی طرح بھی ایک ذمے دار شخصیت کے شایانِ شان نہیں اپنے دور کا جو شخص بھی چوٹی کا ادیب و شاعر ہو یا ڈاکٹر و حکیم ہو یا فقیہ و عالم ہو یا ولی باکرامت ہو یا خطیب و مقرر ہو یہ ایک ایک حیثیت ایسی ہے کہ وہ شخص اس کی وجہ سے اپنے اقران و اماثل میں نمایاں اور ممتاز ہوتا ہے۔ اس کی ایک خاص شہرت اور تاریخ ہوتی ہے اور اس کا ایک ریکارڈ ہوتا ہے۔ جس سے پہچانا جاتا ہے ۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ طاہر صاحب کے والد کے اندر بیک وقت مذکورہ تمام خوبیاں اُونچے درجے میں پائی جاتی تھیں۔ وہ غالب کے ہم پلہ چوٹی کے شاعر تھے۔ فقیہہ و مجتہد بھی ایسے تھے کہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے سوا

بڑا ان کا ہمسر نہ تھا۔ حکیم و ڈاکٹر بھی بڑے اعلیٰ درجے کے تھے۔ حدیث و فقہ کے ماہر استاد بھی تھے۔ کامیاب مقرر و خطیب بھی تھے۔ اور سب سے بڑھ کر صاحب کشف و کرامات بزرگ بھی تھے۔ ۵ اپریل ۱۹۸۹ء ماہنامہ قومی ڈائجسٹ خود طاہر کی تحریر۔ لیکن ان سب باتوں کا انکشاف صاحبزادہ گرامی قدر کو کرنا پڑ رہا ہے۔؟ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ لوگ اس نادرہ روزگار شخصیت سے ناواقف رہے۔ اور اب تک ہیں۔ اتنی عظیم تر صلاحیتوں کے ساتھ یہ گمنامی اور مجموعہ خوبی کے باوجود ان کی شخصیت کا پردہ خفا میں رہنا اور اب یک بیک بیساکھیوں کے سہارے انہیں نمایاں کرنے کی کوشش کرنا پڑتی عجیب بات ہے — لیکن جن موجودہ مذکورہ دعووں کو جانچا جا سکتا ہے۔ ان کی گمشدگی کا اعلان بھی کر دیا ہے مثلاً ان کی شاعری کا دیوان" دیوانِ فریدیہ" کے نام تھا وہ گم گیا۔ اب کسی تضاد کیلئے ممکن نہیں ہے کہ وہ اس دعوے کو نقد و تحقیق کی کسوٹی پر پرکھ سکے

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

۲۔ دوسری بات جو سب سے زیادہ اہم ہے جس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ساری داستانیں زیب داستان کے لئے مثلاً طاہر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ وفات کے دس روز بعد مجھے اباجی قبلہ کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے ان سے تین سوال کئے۔ پہلے سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ مرنے کے بعد سارے پردے اٹھا دیئے گئے تھے اور اسی وقت عالم بالا کی سیر شروع ہو گئی تھی۔ دس روز تک یہ سیر کرائی جاتی رہی اور آج فارغ ہوا تو آپ کو ملنے کے لئے آ گیا ہوں۔ تیسرے سوال کے جواب میں فرمایا کہ بیٹے! نکیرین سوالات کے لئے میری قبر میں آئے تو میں اس وقت عصر کی نماز پڑھ رہا تھا انہوں نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا تو واپس چلے گئے اور پھر مڑ کر ہی نہیں آئے۔ گویا سوال و جواب سے ان کے والد صاحب مستثنیٰ ہی ہو گئے۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔

حالانکہ نبی کریم کی حدیث ہے کہ مردہ دفنانے کے بعد اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس کی ثابت قدمی کی دعا کرو۔ کیونکہ اسی وقت اس سے باز پرس شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن واحد مسٹر صاحب کے والد گرامی ہیں جن سے حساب و کتاب بالکل ہی نہیں ہوا۔

حضراتِ گرامی یہ خواب جسے ایک حقیقت کے طور پہ بیان کیا گیا ہے۔ بالکل نقّ
صریح سے متصادم ہے اصل میں یہ ساری گپ گوئیاں ہیں جو اپنے والد کی قد آوری ثابت
کرنے کے لئے گھڑی گئی ہیں رشاہد یہی وہ مصطفوی انقلاب ہے جس کا علم بے کر طاہر
صاحب باوجود کہ سو بار سیاست میں نہ آنے کی قسمیں کھاتے رہے کہ میں سیاست میں نہیں آونگا
اللہ کی قسم میں سیاست میں نہیں آونگا - کودے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ ساری کی ساری داستانیں
اس شیطانی سیاست کو پروان چڑھانے ہی کے لئے تھی اسی لئے تو کبھی شیعہ حضرات کے ساتھ بے حد
محبت کا اظہار کرتے ہوئے اُن کے ساتھ ۱۰ رجنوری ۱۹۹۰ء میں اتحاد فرمایا۔ حالانکہ سب
حضرات جانتے ہیں کہ شیعہ کا کلمہ اور اذان مسلمانوں کے خلاف۔ طاہر صاحب تو فرماتے
ہیں کہ خمینی کی زندگی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی اور خمینی کی موت حضرتِ حسین کی
موت۔ مسٹر طاہر نے اپنی پہلی کانفرنس میں فقہ حنفی کو "پبلک لار" کے بجائے "جنرل
لار" کہا ہے اور فرمایا کہ ہمیں ملک میں ایک خفی فقہ کو نافذ نہیں کرنا ہے بلکہ یہاں شیعہ
اور اہلِ حدیث بھی رہتے ہیں۔ حضرات آپ جانتے ہیں کہ فقہ جعفری سراسر غیر اسلامی
آئین ہے۔ ان کے بارے میں فرمایا کہ میری نماز بھی شیعہ وغیرہ کے پیچھے ہو جاتی ہے
اور پڑھتا بھی ہوں)۔

طاہر صاحب اپنے آپ کو قائد انقلاب منوانے کے لئے بھرپور جدوجہد شروع کر رکھی ہے اس
سلسلے میں وہ ہر رنگ رنگے جا چکے ہیں جو کسی پر مخفی نہیں۔ جب سے سیاست میں آنے
کی قسم توڑی ہے۔ اُسی وقت کفارہ ادا کرنے کے لئے خوبوں کی دُنیا میں جا پڑے۔ قارئین کرام!
جھوٹے پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام ملائکہ کی لعنت ہو اگر جھوٹ
ثابت ہو جائے تو جو چور کی سزا ہو بندہ اُس کے لئے حاضر ہے ان کی آواز ان کی زبان یعنی
ویڈیو کیسٹ کے ذریعے آپ خود سماعت فرما سکتے ہیں۔ ہمیں طاہر صاحب سے کوئی ذاتی عداوت
نہیں یہ سب کچھ حبّ فی اللہ و بغض فی اللہ او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

ہے۔ ورنہ اس سے ہمیں دنیاوی فائدہ بالکل نہیں ہے۔ یہ تو اسلام اور کفر کا مسئلہ ہے
مسٹر طاہر نے اپنے تمام خوابوں کا پورا قصہ سنایا جو ویڈیو کیسٹ میں ریکارڈ
کر لیا گیا۔ جس کا متن آپ حضرات کے سامنے پیش کرتے ہیں جن حضرات کو یقین نہ ہو وہ
ہمارے ادارہ منہاج الفرقان سے طلب فرما سکتا ہے۔

۱۔ نبی کریم کی قبر شریف گر گئی تھی میں نے تعمیر کر دیا۔

۲۔ نبی کریم نے اذان کہنے والے کو خاموش کر دیا۔ اور فرمایا آج میرا طاہر اذان کہے گا لہٰذا میں نے اذان پڑھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پانچ نمازیں ادا کیں۔

۳۔ میری اصلی عمر ختم ہو گئی تھی جب فرشتہ جان قبض کرنے کے لئے حاضر ہوا تو نبی کریم نے فرمایا کہ اے فرشتہ واپس جا اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ ہمیں طاہر کی عمر اور چاہیئے بہر حال تیس ۳۰ برس اور بڑھا دی گئی جس میں ۱۵ برس گزر چکے اور ۱۵ برس باقی ہیں۔

۴۔ آقا علیہ السلام نے مجھے اپنے ہاتھوں سے سند لکھ کر دے دی۔

۵۔ میرا نام میری پیدائش سے پہلے نبی کریم نے رکھا۔ سیاست کے لئے بھی خود اُن کا فرمان ہے ورنہ ....

۶۔ نبی کریم نے مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا جب کہ تمام صحابہ بھی موجود تھے۔

۷۔ آقا پاکستان تشریف لے آئے۔ ناراض ہیں، خفا ہیں۔ لوگوں کو زیارت نہیں کرا رہے سارے لوگ واپس چلے گئے فقط میں (طاہر القادری) تنہا کھڑا رہا۔ حضور مجھے دیکھ کر مسکراتے ہیں۔ کمرے میں خود آنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں طاہر "میں اہلِ پاکستان" اور یہاں کے دینی مدارس اور علماء کی دعوت پر پاکستان آیا تھا۔ لیکن انہوں نے مجھے بڑا دکھ دیا ہے (تو نے نہیں) میں ان سب سے دکھی ہو کر (آپ سے نہیں) واپس جا رہا ہوں۔ انہوں نے میری کوئی قدر نہیں کی کوئی اہتمام نہیں کیا۔ بس میں پاکستان چھوڑ کر جا رہا ہوں کبھی واپس نہیں آؤں گا۔ طاہر فرماتے ہیں پھر میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گر پڑا۔ قدمین شریفین پکڑ لیتا ہوں چومتا ہوں۔ روتا ہوں، چیختا ہوں۔ ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہوں آقا

خدا کے لئے فیصلہ بدل لیجیئے۔ حضور بار بار فرماتے ہیں کہ "میں بہت دکھی ہوں انہوں نے مجھے بلایا تھا میری عزت نہیں کی" طاہر کہتے ہیں میں روتا ہوں بار بار التجا کرتا ہوں حضور اپنا فیصلہ واپس لے لیں۔ دیر تک التجا کرنے کے بعد آقا کے مزاج میں شگفتگی آتی ہے۔ غصہ مبارک ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور مجھے شفقت سے فرماتے ہیں۔ طاہر پاکستان میں مزید ٹھہرانا چاہتے ہو تو اس کی صرف ایک شرط ہے تم اس شرط کو پورا کرنے کا وعدہ کرو۔ طاہر صاحب فرماتے ہیں میں نے عرض کیا وہ شرط کیا ہے فرمایا شرط یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو؟ کہ میں پاکستان میں ٹھہر جاؤں تو میرے میزبان تم بن جاؤ تو میں مزید سات روز پاکستان میں قیام کروں گا۔ لیکن میرے ٹھہرنے کا انتظام بھی تمہیں کرنا ہوگا۔ پاکستان جہاں کہیں آؤں گا جاؤں گا "ٹکٹ" اور آمد و رفت کا انتظام بھی تمہارے ذمہ ہوگا۔

عزیز قارئین کرام:۔ مندرجہ بالا بطور نمونہ اقتباسات جو ویڈیو کیسٹ میں موجود ہیں پاکستان کے جرائد اور اخبارات میں آجکل ان کا بڑا زور و شور ہو رہا تھا لیکن جب تک ہم نے اپنے کانوں سے سُنے نہیں اُس وقت تک، بالکل اس بارے میں قلم نہیں اٹھایا لیکن جب سُن لیا بیان کرنے پر مجبور ہو گئے۔

عزیز قارئین کرام: بقول "طاہر" آقا علیہ السلام اتنے بے بس ہیں کہ نعوذ باللہ ٹکٹ اور دوسرے اخراجات کے بندوبست کی ذمہ داری طاہر صاحب کو سونپ دی ہم احباب اہلسنت سے عرض کرتے ہیں کہ اس بے لگام گھوڑے سے اہلسنت کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے بلکہ طاہر یہ خود اپنا احتساب کرے۔

سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے اور جلد از جلد سیاست کے زینہ پر سوار ہونے کے لئے جمہوریت کے ناطے جو راہ اختیار کی ہے۔ مسلک اہلسنت کو بدنام کرنے کے لئے ہر غیرت مند سُنی ایسی خرافات بالکل سننے تک تیار نہیں۔

ہم مشورہ دیتے ہیں کہ طاہر صاحب سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر کے پہلے اپنا عقیدہ درست کریں اور جب عقیدہ کا قبلہ درست کر لیں تو پھر تبلیغی میدان یا سیاسی میدان جہاں چاہیں قدم رکھیں۔ ایسے خواب مرزا غلام احمد قادیانی بھی بناتے تھے

علامہ مفتی محمد عبداللہ قصوری

تعزیہ داری حرام ہے۔

اور شیعہ عقائد

سوال: محرم میں تعزیہ نکالنا اور گریہ زاری اور سیاہ کپڑے پہننا۔ اور نوحہ کرنا۔ اور ڈھول بجانا اور غیر محرم عورتوں کا اس میں داخل ہونا جائز ہے یا حرام؟ کتب شیعہ سے جواب دو۔

الجواب: یہ تمام افعال ناجائز ہیں۔ چنانچہ تفسیر عمدۃ البیان میں آیت وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ کے ذیل میں لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت امام حسین کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ جو کچھ اس آیت میں لکھا ہے وہ ان کے حال پر ہی صادق آتا ہے اور رونا انکی مصیبت پر ثواب عظیم رکھتا ہے لیکن اکثر آدمی محرم میں بدعتیں کر کے اپنے ثواب کو ضائع کرتے ہیں۔ باجے بجاتے اور بجواتے ہیں اور مرثیوں میں جھوٹی روائتیں اپنی طرف سے ایجاد کر کے داخل کرتے ہیں۔ اور غلو کی روائتوں کو مجلس میں بیان کر کے لوگوں کے ایمان کو فاسد کرتے ہیں اور جو راگ شرع میں ممنوع ہے اسمیں مرثیوں کو پڑھتے ہیں اور عورتیں بلند آواز سے مرثیوں کو پڑھتی ہیں اور نامحرم ان کی آواز کو سنتے ہیں ان امور سے مومنین کو ضرور اجتناب چاہیے اور تعزیوں میں محتاج آدمی اپنی احتیاج کی عرضیاں باندھتے ہیں اور ان میں تصویریں انسان کی بناتے ہیں۔ یہ سب فعل ناجائز، حرام، ترک اور آگ میں لے جانے والے امور ہیں الخ۔ اور کتاب معتبر شیعہ انارۃ البعائر مطبوعہ نولکشور جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ میں بروایت امام باقر علیہ السلام لکھا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب وفات اپنی جناب سیدہ کو فرمایا کہ فاطمہ جب میں اس عالم سے انتقال کروں تو اپنے منہ کو میرے لئے زخمی نہ کرنا۔ اور اپنے بالوں کو پریشان نہ کرنا اور واویلا نہ کرنا۔ اور میرے اوپر نوحہ نہ کرنا اور نوحہ کرنے والوں کو نہ بلانا (یعنی اُن سے کلام تک نہ کرنا) جیسا کہ عرب میں رسم تھی من عینہ۔ اور اسی کتاب جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ میں ہے

کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ زینب کو کربلا میں کہا کہ میری مفارقت پر صبر کرنا ۔ پس جب میں مارا جاؤں (شہید ہو جاؤں) تو ہرگز منہ اپنا نہ پیٹنا اور بال اپنے نہ نوچنا ۔ اور گریبان چاک نہ کرنا کہ تم فاطمۃ زہرا کی بیٹی ہو ۔ جیسا انہوں نے پیغمبر خدا کی مصیبت (وفات) میں صبر فرمایا تھا ۔ اسی طرح تم میری مصیبت پر صبر کرنا ۔ الخ ۔ اور اسی طرح فروع امکانی مطبع نولکشور خدا صفحہ ۱۲۱ باب الصبر والجزع اور نیز فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ میں حدیث بالسناد صحیح امام جعفر صادق سے مروی ہے ۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرْبُ الْمُسْلِمِ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ حَابِطٌ لِاَجْرِہٖ الخ فرمایا آپ نے کہ بوقت مصیبت اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارنا پیٹنا اسکے اجر کو باطل کرتا ہے (جو اس کو صبر کرنے سے ملتا ہے) اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب نو ۹ میں بایں طور مذکور ہے مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ یعنی جس نے از سر نو قبر بنوائی یا تصویر کھینچی (یعنی جس طرح آج کل لوگ محرم میں تعزیہ نکلانے کے لئے قبر کا نقشہ وغیرہ بناتے ہیں ۔ پس تحقیق وہ اسلام سے خارج ہوا ۔

سُئِلَ الصَّادِقُ مِنَ الصَّلٰوۃِ هَلْ تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَقَالَ لَا تُصَلِّیْنَ فِیْهَا فَاِنَّهَا لِبَاسُ اَهْلِ النَّارِ وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْمَا عَلَّمَ اَصْحَابَهٗ لَا یَلْبَسُوا السَّوَادَ عَنْهُ فَاِنَّهَا لِبَاسُ فِرْعَوْنَ نقل از کتاب شیعہ من لا یحضرہ الفقیہ وتحملہ اظہار الحق صفحہ ۲۴۲ یعنی سوال کیا گیا امام جعفر صادق سے کہ کیا سیاہ کپڑا پہن کر نماز پڑھیں فرمایا امام نے نہیں نماز ہوتی سیاہ کپڑے سے (یعنی اگر محرم میں نوحہ ۔ تعزیہ ۔ گریہ زاری کے لئے پہنا ہوا ہو تو) (ویسے سیاہ لباس پہن سکتا ہے) کیونکہ سیاہ پوشی ہے اہل نار کا ۔ اور کہا امیر المومنین نے سیاہ پوشی کے بارے میں کہ سکھلایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابیوں کو نہ پہنو تم سیاہ لباس (عندا لمصیبت) یعنی مصیبت کے وقت) کیونکہ یہ لباس فرعون کا ہے الخ ۔ ہیں ان دلائل معتبرہ کتب شیعہ سے ہی معلوم ہوا کہ تعزیہ میں جو امور ظاہر ہوتے ہیں سخت حرام ہیں ۔ کیونکہ اس میں اہانت اہلبیت کی ہے اگر شیعہ

صاحبان یہ کہیں کہ ہمارا مقصود اہلبیت کی شجاعت اور صدمات ظاہر کرنا ہے۔ تو پھر
میں کہتا ہوں کہ گھوڑے کو رنگدار کرنا۔ ڈھول بجانا۔ راگ سے مرثیوں کا پڑھنا کیا معنی۔
اگر یہ کہیں کہ یزید کا غلبہ اور ظلم اس کا ظاہر کرنا مقصود ہے۔ تو پھر بھی اسمیں محبوب کی
ذلت اور اہانت ظاہر ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ دلائل عقلیہ ونقلیہ سے یہ تمام افعال ناجائز
وحرام ہیں اہلِ اسلام کو لازمی ہے کہ ایسے اعمالِ فاسدہ اور افعالِ باطلہ کو دیکھنے سے بھی
اجتناب و پرہیز کریں۔ ورنہ منھم (ان میں سے ہی) سے شمار ہوں گے۔

تنبیہ: ۔ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ شیعہ حضرات کی تمام خرافات سے
دور رہیں ہم برادرانہ طور پر اہلسنت والجماعت کو بار بار واضح طور پر کہتے ہیں کہ
محرم میں نوحہ۔ تعزیہ۔ گریہ زاری بلند آواز سے رونا سب شیطانی کام ہیں اور حرام
جہنم میں لے جانے والی عظیم خرافات ہیں ان سے اجتناب و پرہیز ضروری ہے اے اہلِ سنت
بھائیوں خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر غیر مذاہب کے عقائد باطلہ کے شور و شر سے
ہمیشہ بچنے کے واسطے سُنی کتب کا مطالعہ، سُنی علماء سے بچوں کو تعلیم سکھانا۔ اُن کے
ساتھ درستی۔ اُن کے پیچھے نماز پنجگانہ وغیرہ ادا کریں۔ بدمذہبوں اور اوچھے ہتھکنڈوں سے بچیں
اور دوسروں کو بچائیں۔ واللہ اعلم

سوال: عشرہ محرم میں مجلس منعقد کرنا جائز ہے؟

جواب: عشرہ محرم میں مجالس منعقد کرنا جائز ہیں۔ اور واقعات کربلا بیان کرنا جائز ہے
جبکہ روایات صحیحہ بیان کی جائیں۔ ان واقعات میں صبر وتحمل رضا وتسلیم کا مکمل درس ہے
اور پابندی احکام شریعت واتباع سنت کا زبردست عملی ثبوت ہے کہ دینِ حق کی حفاظت
میں تمام اعزہ واقربا اور رفقا اور خود اپنے کو راہِ خدا تعالیٰ میں قربان کیا اور جزع وفزع
کا نام بھی نہ آنے دیا مگر اس مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی ذکر خیر ہونا چاہیے
تاکہ اہلسنت اور شیعوں کی مجالس میں فرق وامتیاز رہے۔ ویسے تو پہلے بھی بہت فرق ہے۔

سوال: محرم الحرام کے مہینہ میں سبیل لگاتے ہیں اُن کا پانی شربت وغیرہ پینا کیسا ہے؟

جواب: کارِ خیر وبرکت ہے۔ لیکن یہ خیال رکھیں کہ شیعوں کی کسی سبیل سے پانی دودھ شربت
کھانا وغیرہ نہ کھائیں کہ حرام ہے۔ کیونکہ وہ اصحابِ ثلاثہ کے فضائل حقہ اور انکی خلافت
کا انکار کرتے ہیں۔ اور دین اسلام سے اُن کا دور کا واسطہ بھی نہیں۔

فائدہ :- اب سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا نمائندہ کون ہو سکتا ہے؟ جو اھل السنت والجماعت سے ہو یعنی۔۔
اہل السنت والجماعت سے خارج ہو چکے ہیں اور پھر خارج عن الاسلام ہو چکے ان کو بے ایمان اور مرتد سمجھتا ہو۔ بایں وجہ پروفیسر
کی امت کا نمائندہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ضروریات دین کا منکر ہے۔ کافر و مرتد کو مومن سمجھتا ہے۔ کافر و مرتد کو مومن سمجھنا کفر ہے پہلے
علیہ وسلم کی امت کا نمائندہ بننے کی کوشش کرے اپنے منہ میاں مٹھو بننا اچھا نہیں۔ (از ابوالعلا)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

برادرانِ اسلام: انسان کی زندگی دو ہیں ایک دنیوی جو تھوڑے زمانے تک باقی رہ کر ختم ہو جاتی ہے۔ خالقِ عالم نے جتنا زمانہ اس کے لئے مقرر فرمایا ہے اس سے ایک سیکنڈ گھٹ سکتا ہے نہ بڑھ سکتا ہے، دنیا کی بڑی سے بڑی کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس میں کمی بیشی کر سکے۔ انسان کی دوسری زندگی اخروی ہے جو ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہے دنیوی زندگی کی طرح اس کے لئے کوئی حد نہیں کہ وہاں پہنچ کر ختم ہو جائے، اس ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کا خیر و خوبی کے ساتھ گزرنا چونکہ دنیوی زندگی کے کامیاب ہونے پر منحصر ہے، اس لئے ہر عاقل کا فرض ہے کہ اپنی دنیوی زندگی کو کامیاب بنانے کے واسطے ہر ممکن کوشش عمل میں لائے، اور ہر وقت، ہر آن اس کی درستی کی جانب متوجہ رہے باقی رہی یہ بات کہ دنیوی زندگی کو کس طرح کامیاب بنایا جائے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ کامیابی کا صرف ایک طریقہ ہے اس کے علاوہ جس قدر طریقے ہیں سب کے سب درحقیقت زندگی کو خراب کرنے والے ہیں اور وہ ایک طریقہ یہ ہے کہ دنیوی زندگی میں انسان کے دو تعلق ہیں ایک خالق سے دوسرا مخلوق سے۔ ان دونوں تعلقات کو تا زیست اسی طرح قائم رکھے جس طرح سید الابرار مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھا، اور ان کے متعلق جو ہدایات فرمائیں اُن سب کو اپنا نصب العین بنائے یعنی اپنی زندگی کو محبوبِ خدا کی زندگی کے سانچے میں ڈھال کر آپ کے رنگ میں رنگ جائے، اپنے لیل و نہار کو آپ کے لیل و نہار کے ساتھ اس طرح مطابق کرلے کہ عبادت و ریاضت میں، معاشرت و ملت میں، گفتار و رفتار میں نشست و برخاست میں، خورد و بزرگ اور احباب کی ملاقات میں، خورد و نوش اور لباس میں، انسانی ضروریات سے فراغت اور جسم کی طہارت میں، بیداری اور خوابِ راحت میں، الغرض جملہ اعمال اور اخلاقیات میں آپ کے نقشِ قدم کو اپنا پیشوا بنا لے، یہاں تک کہ اسی حالت میں دارِ فانی سے ملکِ جاودانی کی طرف رخصت ہو جائے۔

مولانا محمد بشیر القادری

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ

مسٹر طاہر القادری کے الہامات اور شیطانی وساوس

پر

مشتمل ویڈیو کیسٹیں و آڈیو اور رسائل

1. جن میں مندرجہ ذیل الہامات بیان کئے گئے ہیں۔
2. نبی کریم قبر انور سے نکلے اور میرے گلے ملے دیر تک مجھے اپنے دونوں بازوؤں کے زور سے خوب بھینچ دیا
3. میں نے خود اذان کہی اور نبی علیہ السلام کے پیچھے پانچ نمازیں ادا کیں۔
4. نبی کریم کی قبر مبارک گر گئی تھی میں نے بنایا اور بستر کر دیا۔
5. نبی کریم نے مجھے سند لکھ کر دے دی اور پاکستان میں اپنا خصوصی نمائندہ مقرر کر دیا۔
6. نبی کریم نے مجھے گود میں بٹھا لیا جب کہ تمام صحابہ کرام موجود تھے۔
7. نبی کریم ناراض ہو گئے تھے میں نے منایا اور ان کے پاکستان آنے کے لئے ٹکٹ کا انتظام بھی میں نے کیا ہے۔
8. نبی کریم تمام علماء اور اداروں پر ناراض ہیں فقط مجھ پر اور منہاج القرآن پر راضی ہیں میرا نام طاہر خود نبی کریم نے تجویز فرمایا۔
9. میری موت کا وقت آ گیا تھا مگر نبی کریم نے فرشتہ کو واپس کر دیا تو فرمایا جلو طاہر کی عمر ۶۳ سال
11. دوستوں اب میری عمر ۱۵ سال باقی ہے لیکن کام بہت کرنا ہے۔
11. اللہ تعالیٰ نے مصطفوی انقلاب کی کامیابی مجھے دکھا دی جن جن مراحل میں گزرے گی۔

۳۰ روپے ٹکٹ خرچ ارسال فرما کر حاصل کریں

مرکزی دفتر: **منہاج الفرقان** بلدیہ ٹاؤن نمبر ۳ داتاری جامع مسجد

رسائل کا ڈاک خرچ ۵ روپے پاکستانی۔ ویڈیو کیسٹ کا ڈاک خرچ ۳۰ روپے
ٹیپ کیسٹ کا ڈاک خرچ ۱۰ روپے